مدینہ مُنوّرہ کی مُقدّس مِٹّی کے تفصیلی تذکرے پر مُشتمل خراجِ عقیدت

ترابِ مدینہ

مُصنّف

ڈاکٹر حافظ عثمان احمد

ادارہ عُلوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب

دار المصادر
DAR-UL-MASAADIR PUBLICATIONS

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بہ حق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب: تُرابِ مدینہ

مصنف: ڈاکٹر حافظ عثمان احمد
ادارہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

ڈیزائنگ: محمد صدام انور

سرورق: ذیشان عارف

ناشر: دارالمصادر پبلی کیشنز

سن اشاعت: دسمبر ۲۰۲۵ء

صفحات: ۱۹۶

تعداد: ۱۰۰۰

ویب سائٹ: www.darulmasaadir.com

ای میل: info@darulmasaadir.com

رابطہ نمبر: +92 333 422 66 44

ملنے کا پتہ: ۱۷۵، سکاچ کارنر، اپر مال، لاہور، پنجاب، پاکستان

دارالمصادر
پبلی کیشنز
DAR-UL-MASAADIR PUBLICATIONS

Scanned with CamScanner

انواعِ ترابِ مدینہ

التربة الصبخة ۳۶
التربة الجصة.. ۳۶
التربة الطينية الدهمة ۳۷
التربة البيضاء الجيرية ۳۷
التربة الجصية الحمراء ۳۷
التربة الحلوة.. ۳۷
التربة الصخرية ۳۸
التربة الهشة ۳۸
التربة الرملية ۳۸
الف۔سَفساف.. ۳۸
ب۔الجَرْشَة.. ۳۸
ج۔الحِمّصِيّة ۳۹
د۔البِيتون.. ۳۹

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تخلیق ترابِ مدینہ سے ہوئی

ایک حبشی صحابی کی قبر پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ۴۰
ہرانسان کی مٹی سے تخلیق اور اسی میں دفن کی روایت ۴۱
روایتِ اوّل ۴۳
روایتِ دوم ۴۴
روایتِ سوم ۴۴

Scanned with CamScanner

قَالَ أراه في النوم ❶

"کہا: محمد بن منکدر اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے تو کبھی ان پر خاموشی طاری ہوجاتی، تو وہ اسی حال میں اٹھتے اور اپنا رخسار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر رکھ دیتے، پھر واپس آجاتے۔ جب ان سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو کہا: مجھے ایک (ایمانی وقلبی) خطرہ لاحق ہوتا ہے، جب ایسا محسوس کرتا ہوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر سے مدد لیتا ہوں اور وہ مسجد کے صحن میں ایک جگہ آکر (مٹی میں) لوٹنے اور لیٹنے لگتے۔ اس پر ان سے پوچھا گیا تو کہا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی جگہ دیکھا ہے۔ کہا: میں نے خواب میں دیکھا۔"

یہ حقیقت ہمیشہ ہمارے پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات موضوعِ بحث نہیں، موضوعِ محبت ہے۔ جواز کی حدود میں رہ کر ہر کسی کو اپنے مشرب کے مطابق اظہارِ محبت کا حق ہے۔ شریعتِ مطہرہ کا دائرہ نہ اتنا تنگ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے جذبات ہر مسلمان کے دل میں ہی گھٹ کے رہ جائیں اور نہ اتنا وسیع کہ شرک بھی سما جائے۔

جذبوں کے اوراق پر لکھی اظہارِ محبت کی نیرنگیاں اور بوقلمونیاں دیکھنے کے لائق ہیں۔

یہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر دعا کی:

اللهمَّ أَذْهِبْ بَصَرِي؛ حتى لا أرى بعد حبيبي محمد أحدًا. فكُفَّ

❶ ابن ابی خیثمہ، احمد بن ابی خیثمۃ، ابوبکر (المتوفی: ۲۷۹ھ)، التاریخ الکبیر (تاریخ ابن ابی خیثمۃ)، تحقیق: صلاح بن فتحی ہلال، الفاروق الحدیثۃ للطباعۃ والنشر، القاہرۃ، طبع اوّل، ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، ج: ۲، ص: ۲۵۹، رقم حدیث: ۲۷۷۷

غبار کو کھجور کے پتوں کی چھڑی سے صاف فرمایا کرتے تھے۔"
اس میں خاکِ مدینہ کی ایک نوع کے لیے غبار کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

صَعِیْد

اس کا مطلب مٹی ہے۔قرآن کی آیت "فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا" (نساء ۴۳) کہ جس کو پانی نہ ملے تو وہ پاک مٹی سے تیمم کرلے، میں اس کا ذکر موجود ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مدینہ کی مٹی سے تیمم فرمایا ہے۔

فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ الأَنْصَارِيُّ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ [1]

"ابوجہیم انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بئرِ جمل (مدینہ کی ایک جگہ کا نام) کی طرف سے تشریف لائے تو ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا اور اس نے آپ کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے اور آپ نے (دونوں ہاتھوں کو دیوار پر مار کر) اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا۔"

العفر

منقول ہے:

عَنْ هَوْذَةَ قَالَ غَشِيَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ بَدْرٍ فِي أَوَائِلِ الْقَوْمِ لَيْثًا عِفْرِيًّا يَفْرِي الْفَرِيَّا قَوْلُهُ وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ قَالَ عَفَّرْتُهُ أُعَفِّرُهُ فِي التُّرَابِ

[1] صحیح البخاری، ج:۱،ص:۷۵، رقم حدیث: ۳۳۷

Scanned with CamScanner

عَفْرًا وَهُوَ مُتَعَفِّرُ الْوَجْهِ فِي التُّرَابِ وَاسْمُ التُّرَابِ الْعَفْرُ ❶

''ہوذہ کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن علی رضی اللہ عنہ دشمن کی صفوں کے اگلے حصے میں ایک شیر کی طرح جھپٹ رہے تھے، جو کاری وار پر کاری وار کرتا ہے (دشمن کو خاک میں ملاتا ہے)

اس کے قول ''وَعَفِرُوهُ الثَّامِنَةَ'' کے بارے میں کہا گیا: ''عَفَّرْتُهُ أُعَفِرُهُ فِي التُّرَابِ عَفْرًا'' یعنی میں نے اسے مٹی میں گرا دیا اور ''مُتَعَفِّرُ الْوَجْهِ فِي التُّرَابِ'' کا مطلب ہے کہ اس کا چہرہ مٹی میں لت پت ہے اور مٹی کو عَفر کہا جاتا ہے۔''

اسی طرح سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا چکے تو منقول ہے:

وَفِي هَذَا الْخَبَرِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ فَعَقِرْتُ إِلَى الْأَرْضِ يَعْنِي حِينَ قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ مَا قَالَ يُقَالُ عَقِرَ الرَّجُلُ إِذَا سَقَطَ إِلَى الْأَرْضِ مِنْ قَامَتِهِ وَحَكَاهُ يَعْقُوبُ عَفَرَ بِالْفَاءِ كَأَنَّهُ مِنَ الْعَفَرِ وَهُوَ التُّرَابُ وَصَوَّبَ ابْنُ كَيْسَانَ الرِّوَايَتَيْنِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ الصُّمِّ مَا نَزَلَ بِأَبِي لَهَاضَهَا ❷

''اور اس خبر میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں زمین پر گر پڑا، یعنی جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے وہ بات کہی، جو انھوں نے کہی۔ کہا جاتا ہے کہ جب آدمی اپنی جگہ سے زمین پر گر جائے اور یعقوب نے اس

---

❶ الحربی، ابراہیم بن اسحاق، ابواسحاق (المتوفی: ۲۸۵ھ)، غریب الحدیث، تحقیق: سلیمان ابراہیم محمد العاید، جامعۃ ام القریٰ، مکۃ المکرمۃ، طبع اول، ۱۴۰۵ھ، ج:۱، ص: ۱۹۴

❷ السہیلی، عبد الرحمن بن عبد اللہ، ابو القاسم (المتوفی: ۵۸۱ھ)، الروض الانف فی شرح السیرۃ النبویۃ، تحقیق: عمر عبد السلام السلامی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، طبع اول، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، ج:۷، ص: ۵۸۸، تحت: أَمْرُ سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ

Scanned with CamScanner

فنزلوا المدينة واتخذوا فيها المزارع ①

''احمد بن جعفر المنادی نے روایت کی ہے کہ فرعون کی ہلاکت کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام شام کی سرزمین میں داخل ہوئے تو وہاں کے سب کافروں کو ہلاک کر دیا، پھر ایک لشکر حجاز کی طرف روانہ کیا اور انھیں حکم دیا کہ ان میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑیں۔ وہ آگے بڑھے تو اللہ نے انھیں فتح عطا کی اور انھوں نے عمالقہ کو قتل کر ڈالا، جو یثرب میں آباد تھے۔ یہاں تک کہ ان کے بادشاہ تک جا پہنچے، جس کا نام ارقم قیما تھا تو انھوں نے اسے بھی قتل کر دیا، لیکن اس کا ایک نوجوان بیٹا ملا جو نہایت حسین و جمیل تھا۔ لشکر نے اس پر ترس کھایا اور اسے قتل نہ کیا، بل کہ یہ طے کیا کہ اسے زندہ پکڑ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس لے جائیں، تاکہ وہ اس کے بارے میں فیصلہ کریں۔

چناں چہ وہ اسے لے کر واپس آئے، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے پہنچنے سے پہلے وفات پا چکے تھے۔ جب وہ لوگ راستے میں پہنچے تو لوگوں نے انھیں یہ خبر دی۔ بنی اسرائیل نے ان سے کہا: تم نے اپنے نبی کی مخالفت کی ہے کہ اس کو زندہ چھوڑ دیا، لہٰذا تم ہمارے پاس داخل نہ ہو۔ چناں چہ انھوں نے ان کے اور شام کے درمیان رکاوٹ ڈال دی۔ یہ لوگ واپس حجاز کی طرف پلٹ آئے۔ یہی ان کی حجاز میں سکونت اختیار کرنے کی ابتداء تھی۔ پس وہ مدینہ میں اتر گئے اور وہاں کھیتی باڑی اختیار کر لی۔''

البلاذری لکھتے ہیں:

لما هدم بخت نصر بيت المقدس، وأجلى من أجلى وسبى من سبى

① المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، ج:۱، ص: ۳۵۷

الجنة مقتطعا منها، كما أن الحجر الأسود منها، و كذلك النيل والفرات من الجنة، و كذلك الثمار الهندية من الورق التى هبط بها آدم عليه السّلام من الجنة، فاقتضت الحكمة الإلهية أن يكون فى هذه الدار من مياه الجنة، ومن ترابها، ومن حجرها، ومن فوا كهها[1]

''حقیقی معنیٰ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ یہ جنت سے کاٹ کر لایا گیا ہے، جیسا کہ حجر اسود اس جنت میں سے ہے۔ اسی طرح نیل و فرات جنت سے ہیں۔ اسی طرح ہندی پھل ان پتوں سے ہے، جو آدم علیہ السلام اپنے جنت سے اتارے جانے وقت ساتھ لائے تھے۔ اللہ کی حکمت نے چاہا کہ اس دنیوی گھر میں بھی جنت کے پانی، مٹی، پتھر اور پھلوں میں سے کچھ ہو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے فراق میں رونے والے کھجور کے تنے کو بشارت دی کہ تجھے جنت میں منتقل کر دیا جائے۔ علامہ قسطلانی نے اس کو بہ طور تشبیہ و دلیل نقل بھی کیا ہے۔

تنقل بعينها إليها كالجذع حنّ إليه[2]

''(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیت کو جنت میں) بعینہٖ منتقل کیا جائے گا، جیسا کہ کھجور کا تنا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے رویا۔''

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں رہنے والا کھجور کا تنا جنت میں بعینہٖ منتقل ہو سکتا ہے تو کیا مانع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر مبارک جنت کا مقام نہیں بن سکتا؟

---

[1] المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ، ج:۲، ص:۳۹۵

[2] القسطلانی، احمد بن محمد، المصری، ابو العباس، شہاب الدین (المتوفی: ۹۲۳ھ)، ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری، المطبعۃ الکبریٰ الامیریۃ، مصر، طبع ہفتم، ۱۳۲۳ھ، ج:۲، ص:۳۴۷

Scanned with CamScanner

والخلاف أي الاختلاف المذكور محصورٌ فيما عدا موضع القبر المقدس، فان الكعبة افضل من المدينة ماعدا الضريح الاقدس بالاتفاق و كذلك الضريح افضل من المسجد الحرام بلا خلاف بل قال الجمهور فما ضمّ أعضاءه الشريفة فهو أفضل بقاع الأرض بالإجماع اى بالاتفاق النقلى او بالاجماع السكوتی حتی من الكعبة اى عند بعضهم من العرش ❶

''علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ سب سے افضل شہر مکہ اور مدینہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کا شرف اور تعظیم مزید بڑھائے۔ پھر ان کے درمیان فضیلت کے معاملے میں اختلاف ہوا۔ ایک قول یہ ہے کہ مکہ، مدینہ سے افضل ہے اور یہی تین ائمہ کا مذہب ہے اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی یہی مروی ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مدینہ، مکہ سے افضل ہے اور یہ بعض مالکیہ اور ان کے پیروکار بعض شافعیہ کا قول ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ دونوں برابر ہیں اور یہ ایک مجہول قول ہے، جو نہ منقول ہے اور نہ معقول۔

یہ اختلاف صرف اس جگہ کے علاوہ سے متعلق ہے جہاں روضۂ اقدس ہے، کیوں کہ کعبہ، مدینہ سے افضل ہے، سوائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مقدس کے، اس پر سب کا اتفاق ہے۔ اسی طرح قبر مقدس مسجدِ حرام سے بھی افضل ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں، بل کہ جمہور علماء نے فرمایا ہے کہ جس جگہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک اعضاء مس ہیں، وہ جگہ تمام مقامات سے افضل ہے، اس پر اجماع ہے، یعنی یا تو یہ نقلی اجماع ہے یا اجماعِ سکوتی، حتیٰ کہ بعض کے نزدیک یہ

❶ الملا علی القاری، علی بن سلطان، المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، تحقیق: محمد طلحہ بلال احمد منیار، المکتبۃ الامدادیہ، مکۃ المکرمہ، ۱۴۲۸ھ، ص: ۷۴۷

Scanned with CamScanner

کعبہ سے بھی افضل ہے، بل کہ بعض کے نزدیک عرش سے بھی۔''

علامہ المناوی لکھتے ہیں:

وَالْخِلَافُ فِيمَا عَدَا الْكَعْبَة فَهِيَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَدِينَةِ اتِّفَاقًا. خَلَا الْبُقْعَة الَّتِي ضَمَّتْ أَعْضَاء الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَهِيَ أَفْضَلُ حَتَّى مِنَ الْكَعْبَةِ، كَمَا حَكَى عِيَاضٌ الإِجْمَاعَ عَلَيْهِ ❶

''اختلاف کعبہ کے علاوہ دیگر جگہوں میں ہے، کیوں کہ کعبہ، مدینہ سے بالاتفاق افضل ہے، سوائے اس زمین کے ٹکڑے کے جس سے رسول اللہ ﷺ کے اعضائے مبارکہ مس ہیں تو وہ کعبہ سے بھی افضل ہے، جیسا کہ قاضی عیاض نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔''

ابن حجر الھیتمی لکھتے ہیں:

وَإِنَّمَا صَحَّ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ نِزَاعٍ فِيهِ فِي مَكَّةَ إِلَّا التُّرْبَةُ الَّتِي ضَمَّتْ أَعْضَاءَهُ الْكَرِيمَةَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ أَفْضَلُ إِجْمَاعًا حَتَّى مِنَ الْعَرْشِ ❷

''اور یہ بات مکہ کے بارے میں بلا کسی اختلاف کے صحیح ہے (وہ افضل البلاد ہے) سوائے اس مٹی کے، جو آپ ﷺ کے مبارک اعضاء کے ساتھ مس ہے، وہ بالاجماع عرش سے بھی افضل ہے۔''

ابوعبداللہ المالکی (١٢٩٩ھ) لکھتے ہیں:

وَمَحَلُّ الْخِلَافِ فِي غَيْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِي ضَمَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ أَفْضَلُ مِنَ الْكَعْبَةِ وَالسَّمَاءِ وَالْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ وَاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

❶ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، ج:٦، ص:٢٦٤، المکتبۃ التجاریۃ الکبری، مصر، ١٣٥٧ھ/

❷ ابن حجر الھیتمی، احمد بن محمد، تحفۃ المحتاج فی شرح المنھاج، ١٩٨٣ء، ج:٤، ص:٦٤

Scanned with CamScanner

وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَحْمِلُ التُّرَابَ فِي الْمَكَاتِلِ وَيَطْرَحُهُ، وَالْقَوْمُ يَرْتَجِزُونَ،وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
هَذَا الْجَمَالُ لَا جَمَالُ خَيْبَرَ... هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرُ
وَجَعَلَ الْمُسْلِمُونَ يَوْمَئِذٍ إِذَا رَأَوْا مِنَ الرَّجُلِ فُتُورًا ضَحِكُوا مِنْهُ وَتَنَافَسَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ فِي سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ سَلْمَانُ مِنَّا! وَكَانَ قَوِيًّا عَارِفًا بِحَفْرِ الْخَنَادِقِ وَقَالَتِ الْأَنْصَارُ هُوَ مِنَّا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ! فَبَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُمْ فَقَالَ سَلْمَانُ رَجُلٌ منا أهل الْبَيْتِ.وَلَقَدْ كَانَ يَوْمَئِذٍ يَعْمَلُ عَمَلَ عَشَرَةِ رِجَالٍ [1]

''مروان بن ابی سعید سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا:اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹوکریوں میں مٹی اُٹھا کر ڈالتے تھے اور لوگ رجز کے اشعار پڑھ رہے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے: یہ ہے حسن و جمال،خیبر کا حسن و جمال نہیں۔یہ ہمارے رب کے نزدیک زیادہ صالح اور زیادہ پاکیزہ ہے۔اس دن مسلمان جب کسی آدمی میں کمزوری یا سستی دیکھتے تو اس پر ہنس دیتے۔اس دن لوگوں نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک دوسرے پر فخر ومباہات کیا۔مہاجرین نے کہا: سلمان ہم میں سے ہیں! اور وہ مضبوط آدمی تھے اور خندق کھودنے کا فن جانتے تھے۔انصار نے کہا: وہ ہم میں سے ہیں اور ہم ان کے زیادہ حق دار ہیں! جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: سلمان ہم اہلِ بیت میں سے ایک ہیں۔واقعی وہ اس دن دس آدمیوں کا کام کررہے تھے۔''

[1] مغازی الواقدی، ج:۲،ص:۴۴۷

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا مٹی اٹھانا

منقول ہے:

حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ مَا كَانَ فِي الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا يَحْفِرُ فِي الْخَنْدَقِ أَوْ يَنْقُلُ التُّرَابَ، وَلَقَدْ رُئِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ- وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. لَا يَتَفَرَّقَانِ فِي عَمَلٍ، وَلَا مَسِيرٍ، وَلَا مَنْزِلٍ يَنْقُلَانِ التُّرَابَ فِي ثِيَابِهِمَا يَوْمَئِذٍ مِنَ الْعَجَلَةِ، إِذْ لَمْ يَجِدَا مَكَاتِلَ لِعَجَلَةِ الْمُسْلِمِينَ [1]

''علی بن عیسیٰ نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے بتلایا کہ اس دن (یوم خندق) مسلمانوں میں کوئی ایسا نہ تھا، جو خندق نہ کھود رہا ہو یا مٹی نہ اٹھا رہا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا گیا۔۔ ابوبکر اور عمر کسی کام، کسی سفر اور کسی منزل میں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوتے تھے۔ اس دن وہ دونوں اپنے کپڑوں میں مٹی ڈھوتے تھے، کیوں کہ جلدی کی وجہ سے انھیں ٹوکریاں نہ مل سکیں، چوں کہ مسلمان جلدی جلدی سب لے گئے تھے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کندھوں، پیٹھوں اور سروں پر مٹی اٹھانا

حضرت سہل رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے موقعے پر مٹی کھودنے کے متعلق روایت کرتے ہیں:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُونَ، وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَافِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ

---

[1] مغازی الواقدی، ج:۲، ص:۴۴۹

Scanned with CamScanner

میں شہادت نصیب فرما اور مجھے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر میں موت دے۔''

امام النووی لکھتے ہیں:

يُسْتَحَبُّ طَلَبُ الْمَوْتِ فِي بَلَدٍ شَرِيفٍ ❶

''مستحب ہے کہ (مدینہ) مکرم شہر میں موت طلب کرے۔''

اپنی دوسری کتاب میں انھوں نے باب کا عنوان رکھا ہے:

باب استحباب دعاء الإنسان بأن يكون موته في البلد الشريف ❷

''باب: انسان کے لیے اس بات کی دعا کرنے کے استحباب کا بیان کہ اس کو موت شہرِ شریف (مدینہ) میں آئے۔''

صحیح مسلم کی روایت میں ہے:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَيَالِي الْحَرَّةِ، فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ، وَشَكَا إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَ كَثْرَةَ عِيَالِهِ، وَأَخْبَرَهُ أَنْ لَا صَبْرَ لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَأْوَائِهَا، فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ لَا آمُرُكَ بِذَلِكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا، فَيَمُوتَ، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا - أَوْ شَهِيدًا - يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا ❸

''حضرت ابوسعید مولیٰ مہری سے روایت ہے کہ وہ (واقعہ) حرہ کی راتوں میں سے کسی رات حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے مدینہ سے واپس چلے جانے کے بارے میں مشورہ طلب

---

❶ المجموع شرح المہذب، ج:۵، ص:۱۱۸، بَابُ مَا يُفْعَلُ بِالْمَيِّتِ، كِتَابُ الْجَنَائِزِ

❷ الاذکار، ص:۱۳۸

❸ صحیح مسلم، ج:۲، ص:۱۰۰۲، رقم حدیث:۱۳۷۴، باب الترغیب فی سکن المدینة والصبر علی لأوائها

Scanned with CamScanner

کیا اور شکایت کی کہ مدینہ میں مہنگائی بہت ہے اور ان کے عیال دار بال بچے زیادہ ہیں اور میں مدینہ کی مشقت اور اس کی تکلیفوں پر صبر نہیں کر سکتا تو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ تجھ پر افسوس ہے! میں تجھے اس کا حکم (مشورہ) نہیں دوں گا، کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جو آدمی مدینہ کی تکلیفوں پر صبر کرے اور اسی حال میں اس کی موت آجائے تو میں اس کی سفارش کروں گا یا فرمایا کہ میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا جب کہ وہ مسلمان ہو۔‘‘

ابنِ حجر احادیث نقل کرتے ہیں:

حَدِيثُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبَّادٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ثُمَّ أَهْلُ مَكَّةَ ثُمَّ أَهْلُ الطَّائِفِ أَخْرَجَهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيّ واخرج الطَّبَرَانِيّ من حَدِيث بن عُمَرَ رَفَعَهُ أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ أَهْلُ بَيْتِي ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ [1]

’’حضرت عبد الملک بن عباد کی حدیث ہے، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے جن کے لیے میں شفاعت کروں گا وہ اہلِ مدینہ ہوں گے، پھر اہلِ مکہ، پھر اہلِ طائف۔ اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور طبرانی نے حضرت ابن عمرؓ کی حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جن کے لیے میں شفاعت کروں گا، وہ میرے اہلِ بیت ہوں گے، پھر ان کے بعد قرابت دار، پھر اس کے بعد جو زیادہ قریب تر ہوں گے۔‘‘

---

[1] فتح الباری، ج:۱۱، ص:۴۲۸

Scanned with CamScanner

- ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، ابو الفداء (المتوفی: ۷۷۴ھ)، البدایۃ والنہایۃ، تحقیق: علی شیری، داراحیاء التراث العربی، بیروت، طبع اوّل، ۱۴۰۸ھ
- ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، ابو الفداء (المتوفی: ۷۷۴ھ)، تفسیر القرآن العظیم، تحقیق: سامی بن محمد سلامۃ، دارطیبۃ للنشر والتوزیع، بیروت، طبع دوم، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء
- ابن ماجۃ، محمد بن یزید، ابوعبد اللہ، القزوینی (المتوفی: ۲۷۳ھ)، سنن ابن ماجہ، تحقیق: محمد فواد عبدالباقی، داراحیاء الکتب العربیۃ، قاہرہ، س۔ن
- ابن النجار، محمد بن محمود، ابوعبداللہ (المتوفی: ۶۴۳ھ)، الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المدینۃ، تحقیق: حسین محمد علی شکری، شرکۃ دار الارقم بن ابی الارقم، ط۔ن، س۔ن
- ابن ہشام، عبدالملک بن ہشام، ابومحمد، جمال الدین (المتوفی: ۲۱۳ھ)، السیرۃ النبویۃ، تحقیق: مصطفیٰ السقا، ابراہیم الابیاری، عبدالحفیظ الشلبی، مکتبۃ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ، مصر، طبع دوم، ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۵ء
- ابو داود، سلیمان بن الاشعث، السجستانی (المتوفی: ۲۷۵ھ)، سنن ابی داود، تحقیق: محمد محی الدین عبدالحمید، المکتبۃ العصریۃ، بیروت، س۔ن
- ابوعروبۃ، الحسین بن محمد، الجزری الحرانی (المتوفی: ۳۱۸ھ)، کتاب الاوائل، تحقیق: مشعل بن بانی الجبرین المطیری، دار ابن حزم، بیروت، طبع اول، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء
- ابونعیم الاصبہانی، احمد بن عبد اللہ (المتوفی: ۴۳۰ھ)، الطب النبوی، تحقیق: مصطفیٰ خضر دونمز الترکی، دارابن حزم، بیروت، طبع اول، ۲۰۰۶ء
- ابونعیم، احمد بن عبد اللہ، الاصبہانی (المتوفی: ۴۳۰ھ)، معرفۃ الصحابۃ، تحقیق: